# نبی کریمؐ کا خلق، مہمان نوازی

## اسلام میں مہمان نوازی کی حسین تعلیم

اسلام کی تعلیم میں ’’ مہمان نوازی‘‘ کو ایک بنیادی وصف اور اعلیٰ خلق کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دیگر مذاہب عالم کے بالمقابل مہمان نوازی کی اسلامی تعلیم بھی اپنی تفاصیل کے ساتھ نہایت اعلیٰ اور ارفع ہے۔قرآن شریف میں اجنبی مسافر سے بھی احسان کی تعلیم دی گئی ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی اکرامِ ضیف کا تاکیدی ارشاد فرمایا کہ مہمان کی عزت اور اس کا حقیقی احترام کیا جائے۔ کھانا پیش کرنا تو مہمان نوازی کا ایک پہلو ہے۔ اسلام نے مہمان کے قیام وطعام کے بندوبست کے ساتھ اس کے جذبات کا خیال رکھنے، اس کی ادنیٰ ادنیٰ ضروریات کی دیکھ بھال، اس کی بے لوث خدمت اور خاطر تواضع، اس کے لئے ایثار اور قربانی کے جذبہ کی تعلیم دی ہے۔ نیز خود بھوکا رہ کر اسے سیر کر کے خوش ہونے، بلا تکلف اور بغیر کسی طمع، صلہ اور ستائش کی تمنا کے مہمان کی ضروریات خوش دلی اور خندہ پیشانی سے پوری کرنے کی توجہ دلائی ہے۔ ہمارے آقا اور سید و مولیٰؐ نے مہمان نوازی کو ایمان کی علامت ٹھہرایا ہے اور حق یہ ہے سب سے بڑھ کر یہ

خلق آپؐ کے اندر پایا جاتا تھا کہ اول المؤمنین جو تھے۔آپؐ نے ہمیں مہمان نوازی کے آداب بھی سکھائے۔فرمایا:۔

1- تین دن تک مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔(ابن ماجہ)[1]

2- آپؐ مہمان کے ساتھ آخر تک کھانے میں شریک رہنے کی تلقین فرماتے تھے تاکہ اسے کسی قسم کی خجالت وندامت نہ ہو کہ وہ اکیلا کھا رہا ہے۔(ابن ماجہ)[2]

3- آپؐ نے مہمان کو الوداع کرتے ہوئے مہمان کی عزت کی خاطر اس کے ساتھ گھر کے دروازے تک تشریف لے جا کر ایک اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا۔(ابن ماجہ)[3]

الغرض آنحضرت ﷺ کی سیرت اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے لحاظ سے نہایت خوبصورت نمونے پیش کرتی ہے۔ابتدا ہی سے یہ اعلیٰ وصف آپؐ کے اخلاق حمیدہ کا لازمی جزو تھا۔چنانچہ پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حوصلہ دلاتے ہوئے بے ساختہ جن تاثرات کا اظہار آپ کے بارے میں کیا اس میں یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا آپ تو مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔(بخاری)[4]

مہمان نوازی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو بھی نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حکماً آپ سے کہلوایا قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (سورۃ صٓ: 87) کہ تو کہہ دے میں تم میں سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔پس نہ آپؐ مہمان بن کر

تکلف کرتے تھے، نہ میزبان ہوکر کبھی آپؐ نے تکلف سے کام لیا۔

اسی طرح مہمان نوازی کے عوض آپؐ کوئی صلہ نہیں چاہتے تھے جیسا کہ قرآن شریف میں مومنوں کی یہ شان بیان ہوئی ہے جن کے آپ سردار تھے کہ وہ اللہ کی محبت میں مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی رضا کی خاطر ایسا کرتے ہیں ہمیں کسی بدلے بلکہ شکریہ تک کی حاجت نہیں۔(سورۃ الدھر:10)

## مہمان نوازی اور دعوت الی اللہ

نبی کریمؐ نے دین اسلام کی دعوت کا آغاز ہی بے لوث مہمان نوازی اور جذبۂ خدمت خلق کے تحت فرمایا۔ جب آپؐ نے کوہ صفا پر رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچایا اور وہ انکار کر کے چلے گئے تو آپؐ نے مہمان نوازی کے ذریعہ انہیں اکٹھا کرنا چاہا۔حضرت علیؓ کو کھانے کی دعوت کا انتظام کرنے کی ہدایت فرمائی جس میں بکری کے پائے تیار کروائے۔آپؐ کے عزیز واقارب میں سے چالیس مہمان آئے اور سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر انہیں دودھ پلایا گیا۔کھانے کے بعد رسول کریم ﷺ نے گفتگو کرنا چاہی تو ابولہب یہ کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا کہ تمہارے ساتھی نے تم پر جادو کر رکھا ہے اس پر لوگ بھی اُٹھ کر چلے گئے۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ اگلے روز رسول کریمؐ نے ایک اور دعوت کا اہتمام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ دعوت میں حضورؐ نے خاندان بنی مطلب کو

خطاب فرمایا کہ میں تمہارے پاس دنیا وآخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں کون میرا مددگار ہوگا؟ اس پر حضرت علیؓ نے مدد کی حامی بھری۔ یہ پہلا پھل تھا جو اس مہمان نوازی اور دعوت کے بعد آپؐ کو نصیب ہوا۔ (طبری) 5

اکرام ضیف کا خلق تالیف قلب اور دعوت الی اللہ کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو بسا اوقات انسان کی ہدایت کا موجب بن جاتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان ٹھہرا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ پلا کر اس کی خاطر تواضع کی جائے، دودھ پیش کیا گیا۔ اس نے ایک بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری کا دودھ دہو کر اسے پلایا گیا وہ بھی پی گیا پھر تیسری اور چوتھی بکری کا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا گیا تب کہیں اس کا پیٹ بھرا۔ وہ آنحضرت ﷺ کی اس بے تکلف مہمان نوازی اور حسن سلوک سے اتنا متاثر ہوا کہ اگلے دن اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے دوسرے روز پھر اس کیلئے دودھ لانے کا حکم دیا۔ اس روز ایک بکری کا دودھ تو اُس نے پی لیا لیکن دوسری بکری کا سارا دودھ نہ پی سکا بلکہ اس میں سے کچھ بچ رہا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ (ترمذی) 6

مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایمان کی دولت کے ساتھ صبر وحوصلہ اور قناعت بھی عطا فرماتا ہے۔

## مہمان کی خدمت

فتح خیبر کے موقع پر حبشہ کے مہاجرین حضرت جعفر طیارؓ کی سرکردگی میں واپس لوٹے۔ان میں نجاشی کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا۔حضورؐ خود ان لوگوں کی مہمان نوازی اور خدمت کی سعی فرماتے۔آپؐ کے صحابہ نے عرض کی کہ حضورؐ ہم خدام جو خدمت کیلئے حاضر ہیں آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمارے صحابہ کی عزت کی تھی میں پسند کرتا ہوں کہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کی مہمان نوازی کروں کہ ان کے احسان کا یہی بدلہ ہے۔(الحلبیہ) [7]

نبی کریم ﷺ مہمان کے لئے حسب حال کھانے کا اچھا اہتمام فرماتے اور اپنے ہاتھ سے کھانا پیش کر کے خوش ہوتے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ حضور ﷺ کے ہاں مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔آپؐ نے ران بھوننے کا حکم دیا اور پھر چھری لیکر گوشت کاٹ کاٹ کر مجھے عطا فرمانے لگے۔دریں اثناء بلالؓ نے نماز کے لئے بلالیا تو فوراً نماز کیلئے تشریف لے گئے۔(ابوداؤد) [8]

نبی کریمؐ کا دستور تھا کہ اگر کوئی ملاقاتی کھانے کے وقت آجائے تو اسے بلا تکلف کھانے میں شامل فرمالیتے تھے۔حضرت عبداللہ بن اُنیسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بائیس رمضان کو لیلتہ القدر کے بارہ میں دریافت کرنے کیلئے حضورؐ کی

خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد میں آپؐ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اندر آ جاؤ۔ آپؐ شام کا کھانا لے آئے اور محسوس کیا کہ میں کھانے کے کم ہونے کے باعث ہاتھ کھینچ رہا ہوں تو فرمایا لگتا ہے آپ کسی خاص کام سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے بنی سلمہ نے آپؐ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھنے بھجوایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا آج کیا تاریخ ہے۔ میں نے کہا بائیس رمضان ۔فرمایا کل یعنی تیئس کی رات کو لیلۃ القدر کی تلاش کرنا۔ (احمد) 9

ایک دفعہ ایک یہودی آپؐ کے پاس مہمان ٹھہرا۔ رات پیٹ کی خرابی کے باعث اس نے حضورؐ کے بستر پر پاخانہ کر کے اُسے خراب کر دیا۔ علی الصبح شرم کے مارے بغیر بتائے چپکے سے چلا گیا۔ جلدی میں اپنی تلوار بھول گیا۔ جب آگے جا کر اُسے یاد آیا تو تلوار لینے واپس لوٹا۔ کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بنفس نفیس اسکا گند بھرا بستر خود دھو رہے تھے۔

## مہمان کی جملہ ضرورتوں کا خیال

ابوعبداللہ بن طہفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب مہمان زیادہ ہو جاتے آپؐ نماز کے بعد صحابہ کو مسجد میں فرما دیتے تھے کہ جو آدمی اپنے ساتھ مہمان لیکر جا سکتا ہے لے جائے ،لیکن ایک رات مہمان اتنے زیادہ تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہر آدمی اپنے ساتھ ایک مہمان کو لے جائے۔ تعمیل

ارشاد ہوئی، اس کے باوجود پانچ مہمان بچ رہے۔ پانچواں میں تھا۔ آنحضرتؐ ہمیں اپنے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر لے گئے۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ حضورؐ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ وہ کھانا ایک پلیٹ میں لے آئیں۔ آنحضورؐ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا ور باقی ہم پانچوں کو دیا اور فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ۔ حضرت عائشہؓ اور کھانا لائیں وہ بھی ہم نے کھا لیا، پھر آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کچھ پینے کو ہے۔ انہوں نے عرض کی تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے رکھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا لے آؤ۔ حضرت عائشہؓ نے وہ پیش کیا۔ حضورؐ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا باقی تبرک ہمیں دیکر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پیو۔ ہم نے وہ بھی پی لیا اور ختم کر دیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ۔ چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔ ہم نے کہا مسجد جائیں گے۔ چنانچہ ہم مسجد جا کر سو گئے۔ صبح نماز سے قبل حضور تشریف لائے اور ہمیں نماز کیلئے جگانے لگے اور یہ آپؐ کا طریق تھا کہ جب گھر سے نماز کیلئے تشریف لاتے تو ''نماز'' ''نماز'' کہہ کر سونیوالوں کو جگا دیتے تھے۔ میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا پڑا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ کوئی آدمی پاؤں سے مجھے ہلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس طرح سونا اچھا نہیں، میں نے دیکھا تو وہ آنحضرت ﷺ تھے۔ (احمد 10

## فاقہ کشوں کی مہمان نوازی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ فاقہ کے باوجود حضورؐ کی باتیں سننے کی خاطر درِ رسول پر حاضر رہتے تھے۔ایک دفعہ بھوک کی حالت میں ایک آیت کے معنی حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ سے پوچھے جس میں مسکین کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔وہ معنے بتا کر چلے گئے۔پھر رسول اللہؐ تشریف لائے۔آپؐ نے ابوھریرہؓ کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ فاقہ سے ہے۔پوچھا ابوھریرہؓ کیا بھوک لگی ہے اور پھر مجھے ساتھ گھر لے گئے جہاں دودھ کا ایک پیالہ میسّر آ گیا۔رسول کریم ﷺ کو اصحاب صفہ کے دیگر مساکین بھی بہت عزیز تھے۔ابوھریرہؓ سے کہا کہ انکو بلالاؤ۔

اب ابوھریرہؓ کو یہ دھڑکا کہ دودھ کا پیالہ کہیں ختم نہ ہو جائے۔اس پر طرّہ یہ کہ جب مسکین صحابہ آ گئے تو حضورؐ نے دودھ کا پیالہ ابوھریرہؓ کو دیکر کہا کہ انکو پلاؤ۔سب سیر ہو چکے تو ابوھریرہؓ سے فرمایا اب خود پیو، وہ پی چکے تو فرمایا اور پیو اور پیو یہاں تک کہ ابوھریرہؓ سیر ہو گئے اور عرض کیا کہ اب تو میری انگلیوں کے پوروں سے بھی دودھ نکلنے کو ہے۔تب رسول خدا ﷺ نے دودھ کا پیالہ ابوھریرہؓ سے لیکر اپنے منہ سے لگایا اور بقیہ دودھ پیا اور یوں اپنے صحابہ کو مہمان نوازی کا خوبصورت نمونہ دیا۔(بخاری) 11

حضرت مقدادؓ ایک غریب اور مفلوک الحال صحابیٔ رسولؐ تھے، انہوں نے رسول کریمؐ کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے اپنا ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا

ہے جس کی تفصیل دعاؤں کی قبولیت کے مضمون میں آچکی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت و بصارت بھی متاثر ہوگئی، محتاجی کے اس عالم میں ہم نے اصحابِ رسول سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر نہ لے جاسکا۔ بالآخر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر ہم نے اپنی بدحالی کا ذکر کیا۔ آپؐ نے کمال کشادہ دلی سے ہمیں اپنا مستقل مہمان رکھ لیا۔ آپؐ ہمیں گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں موجود تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے چنانچہ خوب گزربسر ہونے لگی۔ ایک رات مقداد سارا دودھ خود ہی پی گئے رسول کریمؐ کی برکت سے بکریوں کو پھر دودھ اُتر آیا اور انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا تو حضور نے پہلے انکو دیا پھر ان کی درخواست پر خود پی کر باقی انہیں کو پلایا۔ مقداد بعد میں بڑی محبت سے حضورؐ کی دلنوازی کا یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ (مسلم)[12]

## ایثار اور مہمان نوازی

ایک دفعہ انحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک غریب مفلوک الحال شخص آیا اور عرض کی کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے گھر سے پوچھوا بھیجا کہ کھانے کو کچھ ہو تو بھجوایا جائے۔ وہ زمانہ سخت تنگی اور قحط کا تھا سب بیویوں کی طرف سے جواب آیا کہ صرف پانی گھر میں ہے کھانے کو کچھ نہیں۔ رسول اللہؐ نے صحابہ

میں اعلان فرمایا کہ کوئی ہے جو آج رات اس شخص کی مہمان نوازی کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پائے۔ایثار پیشہ ابوطلحہؓ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے خدا کے رسول! میں اس مہمان کی ضیافت کیلئے حاضر ہوں۔ چنانچہ اس مہمان کو وہ اپنے گھر لے گئے۔اپنی بیوی حضرت ام سلیمؓ (جو نہایت زیرک ایثار پیشہ اور فدائی خاتون تھیں) سے کہا یہ رسول خدا ﷺ کا مہمان ہے۔اس کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا اور اس کا پورا پورا اکرام کرنا۔انہوں نے کہا خدا کی قسم آج تو صرف بچوں کا کھانا ہے ہمارے اپنے کھانے کو بھی کچھ نہیں۔حضرت ابوطلحہؓ نے کہا کوئی بات نہیں آج بچوں کو بھوکا رکھ لیں گے۔جب وہ کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دو اور مہمان کیلئے کھانا تیار رکھو۔اور ساتھ ہدایت کی کہ جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو حکمت عملی سے دیا بجھا دینا تا کہ خدا کے رسول کا مہمان سیر ہو کر کھا سکے ہم بھوکے گزارا کرلیں گے۔مہمان کی عزت کے لئے اسکا ساتھ دینے کے لیے ہم خالی منہ ہلاتے رہیں گے۔ پردہ کے حکم سے پہلے عربوں میں اہل خانہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو اکرام ضیف کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔چنانچہ میاں بیوی مہمان کے ساتھ بیٹھ تو گئے کہ اس پہلو سے بھی مہمان کے اکرام میں فرق نہ آئے مگر کھانا ایک آدمی کا تھا۔حضرت ام سُلیمؓ کھانا رکھ کر چراغ ٹھیک کرنے کے لئے اُٹھیں اور اسے بجھا دیا۔پھر دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ خالی منہ ہلا کر یہ ظاہر کرتے رہے کہ کھانا کھا رہے ہیں مہمان کو خدا اور اس کے رسول کی خاطر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور خود بھوکے پیٹ رات بسر کی۔ایثار و قربانی

اور اخلاص و فدائیت کا یہ عظیم الشان نمونہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی اتنا خوش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کی خبر کردی۔ صبح ہوئی اور ابوطلحہؓ رسول اللہؐ خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا آج رات عرش کا خدا تم دونوں میاں بیوی کے اخلاص و ایثار اور محبت کا یہ نمونہ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ اسی قسم کے مضمون کا ذکر اس آیت قرآنی میں ہے۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:10)

کہ صحابۂ رسول اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے اور خود ایثار کرتے ہیں خواہ خود خالی پیٹ بھوکے ہی کیوں نہ ہوں۔ (بخاری) 13

## مہمانوں کی کثرت اور الٰہی برکت

غزوہ خندق کے زمانہ میں بھی مسلمانوں پر تنگی اور قحط کے سخت دن تھے۔ حضرت جابرؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان کھدائی میں حائل ہوگئی۔ صحابہ نے آکر آنحضرت ﷺ سے عرض کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں خود آتا ہوں۔ پھر آپؐ تشریف لائے۔ آپؐ کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے دو پتھر بندھے تھے۔ مسلسل تین دن سے ہم نے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ آنحضرتؐ نے کدال ہاتھ میں لی اور (تین ضربوں میں) چٹان پاش پاش کردی۔

حضرت جابرؓ سے رسول اللہؐ کی بھوک اور فاقہ کی حالت دیکھی نہ گئی۔

وہ حضورؐ سے اجازت لیکر اپنے گھر گئے۔اپنی بیوی سے کہا میں نے فاقہ سے آنحضرتؐ کی ایسی حالت دیکھی ہے جس پر صبر نہیں ہوسکتا، تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا ہاں کچھ جو ہیں اور گھر میں ایک بکری کا بچہ بھی پالا ہوا ہے۔حضرت جابرؓ نے جلدی سے بکرا ذبح کر دیا۔ بیوی نے جوَ پیس لئے اور گوشت ہنڈیا میں پکنے کیلئے رکھدیا۔حضرت جابرؓ رسول اللہؐ کو کھانے پر بلانے جانے لگے۔ بیوی نے کہا مجھے رسول اللہؐ کے سامنے رسوا نہ کرنا اور زیادہ لوگ ساتھ نہ لے آنا تا کہ کھانا کم نہ ہوجائے۔ادھر حضرت جابرؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران بیوی نے آٹا وغیرہ گوندھا اور ہنڈیا قریباً تیار ہوگئی۔ حضرت جابرؓ نے جا کر راز داری سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے گھر تھوڑا سا کھانے کا انتظام ہے آپؐ اور چند صحابہ تشریف لے آئیں۔رسول اللہؐ اپنے صحابہ کو بھوکا چھوڑ کر کیسے چلے جاتے۔آپؐ نے پوچھا کھانا کتنا ہے؟ حضرت جابرؓ نے بتادیا کہ ایک بکروٹہ اور کچھ جو ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بہت ہے اور خوب ہے۔تم اپنی بیوی سے جا کر کہو کہ وہ میرے آنے تک نہ تو ہنڈیا اُتارے نہ تنور سے روٹی پکانی شروع کرے۔ پھر آپؐ نے اپنے موجود تمام صحابہ سے فرمایا کہ اے اہل خندق! جابرؓ نے تمہارے لئے دعوت کا انتظام کیا ہے چلو اس کے گھر چلیں۔حضرت جابرؓ پہلے گھر آ گئے ان کی بیوی کو معلوم ہوا کہ حضورؐ خندق میں کام کرنے والے قریباً ایک ہزار صحابہ کو ہمراہ لا رہے ہیں تو جابرؓ کو خفا ہونے لگیں۔حضرت جابرؓ نے کہا میں نے تمہارے کہنے کے مطابق آنحضرت ﷺ کی

خدمت میں راز داری سے ہی دعوت پیش کی تھی۔آگے حضورؐ کی مرضی! خیر اتنی دیر میں آنحضرتؐ تشریف لائے۔آپ نے آٹے پر برکت کی دعا پڑھ کر دم کیا، پھر ہنڈیا میں پھونک ماری اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا اب روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ وہ روٹی پکائے اور ہنڈیا چولھے سے نہ اُتارنا۔آنحضرت ﷺ خود کچھ روٹی توڑتے اس پر ہنڈیا میں سے گوشت نکال کر رکھتے اور اپنے صحابہ کو دیتے پھر تنور اور ہنڈیا کو ڈھانک دیتے۔اس طرح تمام آئے ہوئے مہمان سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا۔آنحضرت ﷺ نے حضرت جابرؓ کی بیوی سے فرمایا کہ اب جو کھانا بچ گیا ہے خود بھی کھاؤ اور تحفۃً دوسرے لوگوں کو بھی بھجواؤ کیونکہ لوگ فاقہ اور بھوک کا شکار ہیں۔(بخاری)[14]

## بیرونی وفود کی مہمان نوازی

فتح مکہ کے بعد 9ھ کا سال عام الوفود کہلاتا ہے اس سال کثرت سے مختلف علاقوں سے وفود مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ان تمام وفود کے ساتھ نبی کریمؐ اعزاز واکرام سے پیش آتے اور انکی مہمان نوازی کا اہتمام فرماتے۔

چنانچہ وفد تجیب کو آپؐ نے خود خوش آمدید کہا۔باعزت رہائش کی جگہ مہیا فرمائی اور بلال کو حکم دیا کہ انکے لئے ضیافت اور تحائف کا بہترین انتظام کرے۔(الوفا)[15]

ایک مشہور وفد بحرین سے آیا تھا جسے وفد عبدالقیس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ربیعہ قبیلہ کے لوگ تھے۔ ربیعہ رسول اللہؐ کے جدامجد مضر کا بھائی تھا۔ آپس میں لڑائی کے باعث ربیعہ ہجرت کر کے بحرین چلے گئے تھے۔ نبی کریمؐ کی مہمان نوازی کی عجب شان ہے کہ دشمن قبائل بھی اس سے محروم نہیں رہے۔ آپؐ نے کمال تپاک سے انکا استقبال کیا۔ اس وفد کے ارکان بیان کیا کرتے تھے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ اور صحابہ کرام کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ جب ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے تو ہمارے لئے جگہ فراخ کر دی گئی۔

ہمیں رسول اللہؐ نے مرحبا اور خوش آمدید کہا۔ پھر حضورؐ نے ہم سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے؟ ہم نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا۔ آپؐ نے ہمارے سردار کو اپنے قرب میں جگہ دی۔ اس سے بہت محبت اور لطف کا سلوک فرمایا۔ حضورؐ نے انصار مدینہ سے فرمایا کہ اپنے ان بھائیوں کا پورا اکرام کرنا کیونکہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے ان کو اہل مدینہ سے ایک مناسبت اور مشابہت ہے کہ یہ لوگ خوشی سے ازخود مسلمان ہوئے ہیں۔ جب صبح وفد کے لوگ حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان سے پوچھا تمہارے بھائیوں نے تمہارے اکرام اور ضیافت میں کوئی کسر اُٹھا تو نہیں رکھی۔ وفد کے سب لوگوں نے بیک زبان یہی جواب دیا کہ یہ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے اور نہایت عمدہ کھانے کا انتظام کیا اور صبح ہوئی تو ہمیں قرآن

شریف اور سنتِ رسول کی باتیں بھی سکھانے لگے۔ آنحضرت ﷺ کو انصار کا یہ سلوک بہت پسند آیا اور آپ نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا پھر آپؐ نے وفد کے ہر فرد سے جو جو دینی باتیں اس نے اپنے میزبان سے یاد کی تھیں خود سنیں اور خود بھی ان کو کئی باتیں سکھائیں۔(احمد) 16

## اہل بیت رسول کی مہمان نوازی

لقیط بن صبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بنی منتفق کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں مدینے حاضر ہوا۔ جب ہم نے حضورؐ کے گھر اپنے آنے کی اطلاع کی تو آپ گھر میں موجود نہیں تھے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ کو ہماری آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے ازخود ہمارے لئے کھانے کا انتظام کروایا۔ گوشت اور موٹے آٹے کا ایک عرب کھانا پیش کیا گیا۔ پھر ایک طشتری کھجور کی ہمیں بھجوائی گئی۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور آتے ہی پہلے پوچھا کچھ کھایا پیا بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں اے اللہ کے رسول! اسی دوران حضورؐ کا چرواہا آ گیا۔ اس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا سناؤ بکری نے کیا جنا ہے؟ اس نے کہا بکروٹی۔ فرمایا اسکی جگہ ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر دو۔ پھر بے تکلفی سے فرمایا آپؐ لوگ یہ نہ سمجھو کہ آپ کی وجہ سے جانور ذبح کروا رہا ہوں۔ دراصل ہماری سو بکریاں ہیں اور ہم یہ تعداد اس سے زیادہ نہیں کرنا چاہتے۔ جب کوئی بکری بچہ دیتی ہے تو اسکی بجائے ہم ایک بکری ذبح کر لیتے

ہیں۔(ابوداؤد) 17

میزبان سے جو سلوک مہمان کو کرنا چاہئے اس کا ذکر بھی احادیث میں ملتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ جب انصار میں سے کسی کے ہاں مہمان جاتے تو آپؐ کا معمول تھا کہ آپؐ کھانا وغیرہ تناول فرما کر واپس جانے سے پہلے وہاں دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے یا موقع کی مناسبت سے دُعا ہی کروا دیتے۔ اہل خانہ کیلئے اور ان کے رزق میں برکت کیلئے خاص طور پر دعا کرتے۔(بخاری) 18

## مہمان سے بے تکلّفی

نبی کریم ﷺ کے سامنے کھجور اور روٹی موجود تھی کہ حضرت صہیبؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا آگے ہو کر کھاؤ۔ وہ کھجور کھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری ایک آنکھ دکھتی ہے۔(زیادہ کھجور کھانے میں احتیاط کرو) صہیب نے بے تکلّفی سے عرض کیا میں دوسری آنکھ سے کھاتا ہوں۔(احمد) 19

نبی کریم ﷺ اپنے میزبان سے بھی بے تکلّفی سے پیش آتے تھے۔

ایک فارسی نو مسلم حضور کا ہمسایہ بنا جو سالن بہت عمدہ تیار کیا کرتا تھا۔ اس نے حضور ﷺ کے لئے سالن تیار کیا اور حضور ﷺ کو دعوت دینے آیا تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے بارہ میں پوچھا کہ انکو بھی ساتھ بُلایا ہے نا؟ وہ بولا نہیں حضورؐ نے فرمایا پھر ہم بھی نہیں آتے۔ دوسری دفعہ وہ پھر دعوت دینے آیا تو آپ

نے پھر وہی سوال کیا۔تیسری مرتبہ اس نے حامی بھری۔تب حضورؐ اور حضرت عائشہؓ اسکے گھر کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔(مسند احمد) 20

رسول کریمؐ کو خود مہمان ہوتے ہوئے بھی بے تکلفی ہی مرغوب خاطر تھی۔ایک دفعہ ابوشعیب انصاریؓ نے رسول اللہؐ کی دعوت کی اور عرض کیا کہ چار افراد اپنی مرضی سے ساتھ لے آئیں۔دعوت پر جاتے ہوئے ایک اور شخص بھی ساتھ تھا۔رسول کریمؐ نے میزبان کو بے تکلفی سے فرمایا کہ آپ نے تو پانچ افراد کی دعوت کی تھی۔ایک زائد آدمی ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔اگر آپ اجازت دو تو یہ آ جائے ورنہ یہ واپس چلے جاتے ہیں۔میزبان نے بہت خوشی سے اجازت دے دی۔(بخاری) 21

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی روشنی میں مہمان نوازی کے اسلوب اور سلیقے سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

# حواله جات


1 ابن ماجه کتاب الادب باب حق الصنيف3665

2 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب النهی ان یقام عن الطعام3285

3 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الضيافة 3349

4 بخاری بدء الوحی

5 تفسير طبری جلد19ص75 سورة الشعراء زير آيت وانذرعشيرتک

6 ترمذی کتاب الاطعمة باب ماجاء ان المؤمن یاکل فی معی واحد1741

7 سیرت الحلبیه جلد3ص49بیروت

8 ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی ترک الوضؤ مماست النار160

9 ابوداؤد کتاب الصلوة باب صلوة الليل

10 مسند احمد بن حنبل جلد5 ص426 مطبوعه بیروت

11 بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ

12 مسلم کتاب الاشربه باب اکرام الضيف

13 بخاری کتاب المناقب باب قول الله ویؤ ثرون علی انفسهم3514

14 بخاری کتاب المغازی باب غزوه الاحزاب

15 الوفاء باحوال المصطفیٰ ابن جوزی مطبوعه بیروت

16 مسند احمد بن حنبل جلد3 ص433بیروت

17 بو داؤد کتاب ا لطهارت باب الاستنثار

18 بخاری کتاب الادب باب الزيارة و من زار قوماً فطعم عندهم

19 مسند احمد جلد4ص61مطبوعه بیروت

20 مسند احمد بن حنبل جلد3ص123بیروت

21 بخاری کتاب الاطعمه باب الرجل یتکلّف الطعام لاخوانه